روزنامہ
# الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۱۷۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۳۰۔ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۳۰۔ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آنکھوں کی ٹھنڈک وہ ہے جس کا تقویٰ سے تعلق ہو

"(ہمیں متقیوں کا امام بنا) نے صرف مستقبل کی بات نہیں کی بلکہ اس زمانے میں جو ہمیں نصیب ہوا ہے ہمارے گھروں کا ایسا نقشہ بھی کھینچ دیا جس میں تقویٰ کی باتیں ہوں۔ اگر تقویٰ کی باتیں نہ ہوں تو اگلی نسل کو تقویٰ کہاں سے نصیب ہو جائے گا۔ پس آنکھوں کی ٹھنڈک وہ ہے جس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہو"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ معلّم جس رنگ اور طاقت کا ہو اس کا اثر اسی حیثیت سے حسبِ استعداد سُننے والوں پر ہوتا ہے، بشرطیکہ استعداد میں قابلیت ہو۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں اور خوف اور خشیت رکھتے ہیں۔ اُن پر اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا نشان یہ ہے کہ رُوح تزکیہ نفس کے لئے دوڑتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اگر نفس امّارہ کے ساتھ تعلّق زیادہ ہے اور اُس کی حکومت کے نیچے ہے، تو طبیعت میں ایک اضطراب اور قلق سا پیدا ہوتا ہے۔ اُس کی باتوں سے نفرت معلوم ہوتی ہے۔ وہاں بیٹھنے اور سُننے کو جی نہیں چاہتا، بلکہ گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے۔ جب انسان اس قسم کی بے چینی اور بے لذّتی ایک حقانی واعظ کی باتوں سے اپنے دل میں پائے تو اُس کو واجب ہے کہ وہ اپنی رُوح کی فکر کرے کہ وہ ہلاکت کے گڑھے پر پہنچی ہوئی ہے۔ خدا کی باتوں سے بے لُطفی اور بے ذوقی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۸)

ربوہ: ۲۸، جون۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب نے پڑھائی اور خطبہ میں ربوہ کے تاجران اور دکانداروں کو نمازوں کے اوقات میں نمازوں کی ادائیگی کے لئے دکانیں بند رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں بلکہ جب تک جسم کے ذرّے ذرّے سے ایمان کا اظہار نہ ہو ایمان لانے کا صحیح

باقی صٰ ۸ پر

## سانحۂ ارتحال

○ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی (زیرہ ہاؤس۔ ربوہ) مورخہ ۲۷، جون کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ انکی میت ۳۰، جون کی شام کو دارالضیافت ربوہ پہنچ رہی ہے۔ نماز جنازہ سوموار (یکم جولائی) کو صبح آٹھ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی جائے گی۔

(صوفی خدا بخش عبد زیروی
آڈیٹر وقف جدید ربوہ)

## خدا تعالیٰ کی نظر میں رہنے والا (متقی) انسان ہمیشہ معتدل ہوتا ہے

### اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"بعض لوگ خوشی کی خبر سُن کر اُچھلنے لگ جاتے ہیں۔ بے ہُودہ، لغو حرکتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ شیخیاں بگھارنے لگتے ہیں۔ بغلیں بجاتے ہیں۔ عجیب عجیب پاگلوں والی حرکتیں کرتے ہیں۔ خوشی کی کوئی خبر سُنیں یا خوشی کا کوئی موقع دیکھیں۔ کسی پر فتح حاصل کر لیں یا اچانک کوئی بڑا منافع حاصل ہو۔ ہر ایسی حالت میں انسان اپنے ردِّ عمل میں حد سے تجاوز کرنے والا ہوتا ہے اور وہ اس کی (دینِ حق) کی حالت نہیں ہے۔ غم کی خبر دیکھیں تو بالکل نڈھال ہو کر اس غم کے اثر کے نیچے دب جاتے ہیں۔ خوف کی خبر سُنیں تو خوف سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم کافروں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ... وہ چھوٹی سی بات پر بے حد خوش ہو جانے والے اور معمولی سے حاصل کے نتیجے میں بے حد فخر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اچھلتے ہیں اور اپنی بڑائی بیان کرتے ہیں تو درحقیقت ہر روز ہر لمحہ جب بھی ہم پر بیرونی عوامل اثر انداز ہوں وہ وقت ہے تقویٰ کا حق ادا کرنے کا اور اس وقت انسان اکثر بے خبری کی حالت میں ہوتا ہے اور کبھی بیدار مغزی کے ساتھ اپنے نفس پر غور نہیں کرتا کہ مجھ سے جو سلوک کیا گیا ہے یا جو کچھ مجھے اطلاع ملی ہے یا جو تبدیلی میرے حالات میں پیدا ہوئی ہے اس کے نتیجے میں اگر میں خدا کی نظر میں رہنے والا انسان ہوں، یہ معلوم ہو کہ کون مجھے دیکھ رہا ہے تو میں کیا ردِّ عمل دکھاؤں گا۔ خدا کی نظر میں رہنے والا انسان ہمیشہ معتدل ہوتا ہے۔ اس کا ردِّ عمل کبھی بھی حد سے تجاوز نہیں کرتا۔ اگر ایک ایسے انسان کی موجودگی میں جس کا آپ پر رعب ہو، جس کی ہیبت آپ کے دل پر طاری ہو کوئی شخص آپ کی بے عزتی کرے تو آپ ہرگز اس طرح اس کو گندی گالیاں نہیں دیں گے۔ جس طرح علیحدگی میں وہ بے عزتی کر جائے۔ اس وقت آپ کو کوئی نقصان پہنچائے تو بڑا دبا دبا اور گھٹا گھٹا ردِّ عمل دکھائیں گے۔ ورنہ اس کی بھی بے عزتی ہوتی ہے جس کی موجودگی میں آپ حد سے تجاوز کرتے ہیں۔ ماں باپ کی موجودگی میں بچوں کا ردِّ عمل اور ہوتا ہے۔ ماں باپ سے علیحدگی میں اور ردِّ عمل ہوتا ہے۔ ایک صاحب جبروت بادشاہ کے حضور درباریوں کے ساتھ اگر کوئی حرکت ہو تو ان کا ردِّ عمل بالکل اور ہوگا، اور گلیوں میں، بازاروں میں چلتے ہوئے انہیں درباریوں سے اگر کوئی بدسلوکی کرے تو ان کا ردِّ عمل بالکل اور ہوگا۔

پس تقویٰ کا معنی یہ ہے اور تقویٰ کا حق ادا کرنے کا معنی یہ ہے کہ زندگی کی ہر وہ حالت جس میں آپ کے اوپر کسی قسم کے عوامل کارفرما ہوں، آپ کی عام حالت میں تبدیلی پیدا کرنے والے کوئی بیرونی محرکات ہوں اس وقت اپنے ردِّ عمل کو اس طرح دیکھو کہ جیسے تمہارے علاوہ خدا بھی اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر ان معنوں میں خدا کے سامنے رہو تو یہ تقویٰ کی حالت ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ احسان ۱۳۷۰ ہش ۳۰ جون ۱۹۹۱ء

# مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:۔

① فی الحقیقت کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر سے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔

② خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہوتے ہیں۔

③ جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

④ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔

⑤ حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا نابکار دنیا دار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گذارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا۔

⑥ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو (اپنی جماعت کے اخلاص کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے یہ فرمایا)

⑦ عبادت کے لئے تکمیل عمل ضروری شئے ہے ورنہ وہ محض ایک کھیل ہوگا۔ کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو مفید نہیں ہو سکتا۔

⑧ یہ بھی یاد رکھو کہ اس قسم کے خطرات اور خیالات کا سلسلہ جیسے انسان لمبا نہیں ہونے دیتا اور ایک عمومی خیال کی طرح دل سے محو ہو جاتا ہے وہ معاف ہیں۔

⑨ کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔

⑩ خدا کی محبت ایک ایسی شئے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔

تم نے ایم اے تو کر لیا ہے اب
زندگی کی کتاب بھی پڑھ لو
تم سوالوں پہ کر رہے ہو سوال
میرا کوئی جواب بھی پڑھ لو

——— ابوالاقبال

○

جاؤ مرے سوال کا لاؤ جواب تم
کیوں بن گئے ہو ایک حقیقت سے خواب تم

تسخیر کی تھی گردشِ چرخِ کہن کبھی
اب لہر لہر پہ ہو مثالِ حباب تم

منزل کی سمت رُخ ہے ہمارے زعیم کا
ناآشنائے راہ کے ہو ہمرکاب تم

لکھتے ہو کس کے نام محبّت کی داستاں
نفرت کا کر رہے ہو کہاں انتساب تم

سوچو تو خود بدل کے بدل دو جہان کو
سیدھے چلو تو چل کے بنو لاجواب تم

دیکھا بھی ہے کبھی کہ ارادے ہیں کتنے خام
رکھتے ہو دل میں خواہشیں تو بے حساب تم

تم آسماں کی چھت کو بنا لو اگر ہدف
ہر وقت آسماں کے رہو ہمرکاب تم

رنگینیٔ بہار گلستاں نہ ہے نصیب
خونِ جگر پلا کے ہوئے کامیاب تم

اوروں کو ان سے ہے کوئی اُمّید تو رہے
دیکھو نہ ان کے عدل و محبّت کے خواب تم

ہم تو ہر اک کے امن کا پیمانہ بن گئے
سب کیلئے ہو باعثِ صد اضطراب تم

کہتا رہوں گا ان سے نسیم ایک بات مَیں
ہم چشمۂ رواں ہیں تو ہو اک سراب تم

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

# ”فتح“ کی تقریب

خلیج میں جو کچھ بھی ہوا اسے جارج بش اپنی فوجی فتح گردانتے ہوئے ایک بہت بڑی تقریب کا اہتمام کر رہے ہیں۔ یہ تقریب جنگِ عظیم دوئم کے بعد سے لے کر اب تک فوج کی کامیابی کی سب سے بڑی تقریب سمجھی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے خلیج کی جنگ میں جان دینے والے فوجیوں کی خدمات کو سراہا اور یہ بھی کہا کہ امریکہ کا اصل ہدف حقیقی امن ہے جو ابھی حاصل نہیں ہوا۔ انہوں نے ورجینیا کے قومی فوجی قبرستان آرلنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے اپنی قوم سے کہا کہ جن لوگوں نے اس جنگ میں جان دی ہے ان کو کسی صورت بھی فراموش نہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ پُرسکون ماحول میں سنجیدگی کے ساتھ اس کی یاد منائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت یہاں ہم موجود ہیں۔ یہ ہمارے لئے سنجیدگی کا ماحول پیدا کرنے میں ممد ہے اور ہم نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے ان نوجوانوں کی یاد مناتے ہیں جو گذشتہ موسم گرما میں جاں بحق ہو گئے اور یہاں کبھی واپس نہیں آ سکیں گے۔ اس موقعہ پر صدر بش نے نامعلوم سپاہیوں کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور کہا کہ ہمارا اصل مقصد حقیقی امن ہے اور آزادی کی فتح۔ ہم اس بات سے ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے کہ جنگ نہیں ہو رہی۔ یعنی جنگ نہ ہونے اور قیام امن ان دونوں میں فرق ہونا چاہیئے۔ اس تقریب پر ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر خرچ آئے جس میں سے ۲۰ لاکھ ڈالر سعودی عرب نے نذرانے کے طور پر پیش کئے۔

## بش کے ارادے

امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ایران کے ساتھ ان کے تعلقات بہتر ہوں اور اس ارادے پر وہ پختہ طور پر قائم ہیں کہ جب تک صدر صدام حسین اقتدار میں ہیں۔ عراق پر لگائی گئی پابندیاں ہرگز نہ اٹھائی جائیں۔ ایشین امریکن گروپ کے سامنے تقریر کرنے کے بعد انہوں نے ایران اور عراق کے متعلق بعض باتیں کہیں اور یہ باتیں اس وقت کہی گئیں تھیں جب مظاہرین نے یہ بینر دکھائے کہ صدام کو قتلِ عام سے روکا جائے۔ صدر بش نے کہا یہ لوگ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ ہم عراق پر سے لگائی گئی پابندیاں ہرگز نہیں اٹھائیں گے۔ انہوں نے صدام حسین کو سخت گیر کہتے ہوئے کہا کہ جب تک وہ اقتدار میں ہیں پابندیاں اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو اس وقت حاضرین نے پرجوش نعرے لگائے ایک اور گروہ نے مظاہرہ کرتے ہوئے عراق ایران کا نعرہ لگایا جسے سن کر صدر بش نے کہا کہ میں ایران کو ایک آزاد ملک دیکھنا چاہتا ہوں جہاں مکمل طور پر انسانی حقوق لوگوں کو حاصل ہوں۔ اور جن کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہو جانے چاہیئں۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اب بھی حالات کچھ بہتر ہو گئے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بہتر ہوں۔ صدر بش نے اپنی تقریر کے دوران اپنے اس فیصلے کو بھی سراہا جسمیں انہوں نے چین کو ایم۔ الف۔ این (MOST FAVOURED NATION) قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر چین کو مغربی ممالک سے الگ تھلگ کر دیا جائے تو اس پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں ڈالا جا سکے گا۔ آج سے تین ہفتے قبل چین کو ایم۔ الف۔ این کا درجہ دیا گیا تھا۔ یہ درجہ دینے کا مطلب ہے کہ چین ان ممالک میں شامل ہے۔ جن کے ساتھ امریکہ بہترین سلوک کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگرچہ صدر جارج بش نے تو چین کو یہ درجہ دے دیا ہے۔ لیکن کانگریس کے پاس ۹۰ دن ہیں جن میں انہیں اس فیصلے کو درست یا غلط قرار دینا ہے انہوں نے کہا کہ میں ایسا صدر کہلانا چاہتا ہوں جو چین میں انسانی حقوق کے لئے آسانیاں پیدا کر سکے۔ اس تقریر کے دوران انہوں نے ہزاروں طلباء کا ذکر بھی کیا جنہوں نے جمہوریت کے حصول کے لئے آج سے دو سال قبل بیجنگ میں مظاہرے کئے تھے۔

## کرٹ والڈ ہائیم

۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب سے لے کر اب تک مغرب کے کسی سربراہ حکومت نے ایران کا دورہ نہیں کیا۔ گذشتہ روز کرٹ والڈ ہائیم (KORT WALDE HIM) نے وہ پہلا شخص ہونے کی انفرادیت حاصل کی جو ایران کے دورے پر گئے۔ والڈ ہائیم کسی وقت اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری تھے لیکن عام طور پر ان سے گریز کیا جاتا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ جنگِ عظیم دوئم میں انہوں نے جرمنی کی فوج میں خدمات سرانجام دی تھیں اپنے چار روزہ تہران کے دورے کے بعد وہ دو روز کے لئے شام بھی گئے۔ ان کے ساتھ ان کے وزیرِ خارجہ ANOIS MOCK اور ایک تجارتی وفد بھی تھا۔ انہوں نے تہران میں اسی طرح شام میں بھی، مشرق وسطیٰ کے مسائل کے حل کے سلسلے میں گفتگو کی اور خلیج کی جنگ کے نتائج اور لبنان میں مغربی یرغمالیوں پر بھی گفت و شنید کی۔

جہاں تک تہران کے دورے کا تعلق ہے ایرانی حزب اختلاف نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ ان کا یہ دورہ ایک غیر مقدس سفر ہے۔ اس سلسلے میں حزب اختلاف کے لیڈر مسعود رجاوی نے دورے سے قبل ایک تار بھی بھجوایا تھا۔

والڈ ہائیم اگلے ماہ اپنے فیصلے کا اعلان کریں گے کہ وہ صدارت کے لئے دوسری دفعہ امیدوار بننا چاہتے ہیں یا نہیں ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۲ء تک جب وہ اقوام متحدہ کے چیف تھے تو انہوں نے جس طرح عرب اسرائیل تنازعے کو پیش کیا تھا یا اس کے متعلق کارروائی کی تھی اس کی وجہ سے عرب اور مسلمان لیڈر ان کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ البتہ مغرب کے اکثر راہنماؤں نے والڈ ہائیم سے گریز کیا ہے اور انہیں امریکہ میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں ہے اور وہ اس لئے کہ انہوں نے ہٹلر کی فوج میں بطور افسر کام کرنے کو لوگوں سے چھپایا تھا۔

## صدر صدام میں تبدیلی

اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن ایسا بنایا ہے کہ وہ اچھے اور برے کے متعلق سوچتا ہے اور دل ایسا بنایا ہے کہ وہ جب اور جیسے چاہے قبول کر لیتا ہے۔ عادتیں بدل جاتی ہیں مزاج یکسر مختلف ہو جاتے ہیں۔ سیاسی پالیسیاں بھی سوچنے اور قوت فیصلہ استعمال کرنے سے یکسر بدل جانے کا امکان ہوتا ہے۔ عراق کے صدر صدام حسین کے متعلق ہمیشہ سے یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ ایک سخت گیر فوجی اور صدر ہیں۔ چنانچہ کویت پر جب انہوں نے حملہ کیا۔ اور کویت کو عراق میں ضم کر لینے کا فیصلہ کر لیا تو وہ ساری دنیا سے ٹکرا گئے۔ انہوں نے کہا کہ چاہے کچھ ہو وہ کویت کو عراق کا ایک حصہ سمجھتے ہیں اور کسی صورت میں وہ اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ جنگ کے متعلق وہ آغاز میں یہی کہتے رہے کہ جب بش کے فوجیوں کے ۵۰ ہزار تابوت واپس امریکہ بھیجے جائیں گے۔ تو بش کو ہوش آ جائے گی۔ اور وہ اپنے کئے پر پچھتائیں گے۔ لیکن نتیجہ اس کے بالکل برعکس نکلا۔ عراق کو تہس نہس کر دیا گیا۔ کویت اس سے چھین لیا گیا۔ اور سیکورٹی کونسل کے بارہ ریزولیوشن اس سے منوا لئے گئے۔ کردوں کے ساتھ جو اس کا پہلے سلوک تھا۔ اس میں بھی تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔ اگرچہ لیبیا کے معمر قذافی نے کہا تھا کہ عراقی صدر نے شکست مان کر سارے عربوں کی تذلیل کی ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ انتہائی اچھی سوچ کا نتیجہ ہے کہ انسان شکست خوردہ ہو تو اپنی شکست مان لے۔ اور ایسے حالات پیدا کرے جس میں وہ پھر اپنے لئے بہتر مقام حاصل کر سکے۔

صدر صدام کے متعلق خیال تو یہ تھا کہ اگر وہ شکست سے دوچار ہونے لگیں تو شاید عراق ہی چھوڑ جائیں گے۔ اور کسی اور ملک میں پناہ لے لیں گے۔ لیکن ایسا کرنے کی بجائے انہوں نے اپنی پالیسیاں تبدیل کرنی شروع کر دیں۔ اور آہستہ آہستہ اپنے قدم پھر اس طرح جمانے شروع کر دئے جس طرح کہ پہلے تھے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عراق نے جو شرائط منظور کی ہیں۔ اور دیگر شرائط منظور کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس سے بعض لوگوں کو کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن بعض کمزوریاں ایسی بھی تو ہوتی ہیں جو بالآخر طاقت میں بدل جاتی ہیں بعض اوقات وقت گذاری کے لئے بعض باتیں ماننی پڑتی ہیں۔ اور ان باتوں کے ماننے سے انسان کا مستقبل محفوظ ہو جاتا ہے۔

ایسے لگتا ہے کہ صدر صدام کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ عراقی وزیر اعظم سعدون حمادی نے گذشتہ ماہ بتایا تھا کہ عراق میں خاصی اصلاحات کی جائیں گی۔ اور امکان ہے کہ اس سال کے آخیر سے پہلے پہلے یہ اصلاحات نافذ کر دی جائیں۔ صدر صدام کا بھی یہی ارادہ معلوم

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# ریویو آف ریلیجنز

دی ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۹۱ء کا شمارہ زیر نظر ہے۔ جیسا کہ پہلے احباب کو بتایا جا چکا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹوریل بورڈ کے چیئرمین مکرم بشیر احمد صاحب رفیق ہیں اور اس کے جائنٹ ایڈیٹرز مسٹر مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور مکرم منصور احمد شاہ صاحب زیر نظر شمارے کا اداریہ عالمی انصاف پر بحث کرتا ہے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ انسانی زندگی کی بہتری اور بھلائی کا بنیادی عنصر انصاف ہے۔ اگر ساری دنیا میں ہر فرد بشر سے انصاف ہو اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے تو یقیناً یہ دنیا جنت ارضی بن سکتی ہے۔ اگرچہ افسوس کی بات یہ ہے کہ انصاف جس کی ہر شخص کو ذاتی طور پر بھی ضرورت ہے۔ یہی ایک ایسی چیز ہے جو دنیا میں قریباً قریباً مفقود ہے۔

اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون میں حضرت اقدس کی قبولیت آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق پیش خبریاں۔ اور قرآن مجید کے فضائل کا بیان ایسی اہم باتیں موضوع کا بحث ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے مضمون کا عنوان ہے قرآن مجید کی پہلی سورۃ اور اس سورۃ پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مضمون کا عنوان ہے "احمدیوں اور غیر از جماعت دوستوں میں کیا فرق ہے"۔ یعنی احمدی حضرات کیا کچھ مانتے ہیں۔ جو دوسرے دوستوں سے مختلف ہے۔ یہ مضمون بھی خاصا تفصیلی ہے۔

اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں کسی شخص کے اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ انسانوں سے بولتا ہے۔

مکرم خالد احمد صاحب کا مضمون جو خاصا دلچسپ ہے دواؤں کے متعلق ہے اور اس میں بحث یہ کی گئی ہے کہ کیا انسانی کوشش نے دوائیں تلاش کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے اس طرف رہنمائی فرما کر انسان کو دواؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

مکرم کینیتھ گاؤن صاحب کا ایک مضمون "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے زیر عنوان شامل اشاعت ہے جیسا کہ ظاہر ہے اس مضمون میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف تحریروں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور اقدس کو قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت تھی۔ اور یہ مضمون اس شمارہ کا آخری مضمون ہے۔

مئی ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں اداریہ دنیا سے بھوک مٹانے کے متعلق ہے اگرچہ بعض ممالک کے پاس اتنی خوراک موجود ہے کہ اس کا ایک حصہ ضائع کرنا پڑتا ہے بہت سے ممالک ایسے بھی ہیں جہاں انسان فاقوں کے ہاتھوں مجبور رہے۔ آج کل خاص طور پر اس سلسلے میں ایتھوپیا کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اگر ساری دنیا کے انسان اپنے آپ کو ایک دوسرے کا بھائی سمجھیں تو یقیناً یہ بھوک مٹائی جا سکتی ہے لیکن ایسا ہے نہیں۔

اس کے بعد ایک مضمون "اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے کے متعلق" ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبارک تحریرات سے لیا گیا ہے۔ زبان کیسے شروع ہوئی۔ انسانوں نے کس طرح بولنا شروع کیا۔ آیا مختلف زبانیں ایک دوسرے سے قطعی طور پر الگ ہیں یا سب زبانوں کا ایک منبع ہے اور اس منبع والی زبان اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو خود سکھائی تھی۔ یہ موضوع نہایت دلچسپ بھی ہے اور گہری تحقیقات سے تعلق رکھتا ہے اس کے مؤلف ہیں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔

مکرم شکیل احمد صاحب منیر نے جو مضمون تحریر فرمایا ہے۔ اس کا عنوان ہے یہودی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو یہودی قبائل تھے ان کا تذکرہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے سلوک کا تذکرہ۔ اس مضمون کا موضوع ہے۔

خطوط کے حصے میں ایک خط مسٹر اینڈریو برگس BURGESS کا ہے جو محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے نام لکھا گیا ہے اور اس کا جواب بھی شامل اشاعت ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تحریرات میں سے ایک حصہ "اسلام اور سماجی اقتدار" کے موضوع پر شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو اس رسالہ کے مدیر بھی ہیں، کا ایک مضمون "جسم سے باہر کے تجربات" ہے۔ محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نہایت عمدہ صوفیانہ خیالات کے اظہار پر قدرت رکھتے ہیں چنانچہ یہ مضمون بھی اسی رنگ میں لکھا گیا۔

ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر جو کچھ عمائدین ہندوستان نے کہا تھا اسے دہرایا ہے۔

اس شمارے کے آخیر پر ایک بین المذاہب سمپوزیم کا ذکر کیا گیا ہے جس میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق خیالات کا اظہار کیا ہے اور یہی مضمون اس شمارے کا آخری مضمون ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء میں قادیان سے شروع کیا گیا تھا۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک کبھی ہندوستان سے کبھی انگلستان سے کبھی پاکستان سے اور کبھی پھر انگلستان سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ مختلف جگہوں سے شائع کیا جاتا رہا ہے لیکن اس کے تسلسل میں کوئی فرق نہیں آیا۔ آج کل یہ پرچہ لندن سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کی طباعت اپنے احمدیہ پریس جس کا نام الرقیم ہے، میں ہوتی ہے۔

(ن۔س)

بلا تبصرہ — روزنامہ ڈان ۲۲ مئی ۱۹۹۱ء

# "احمدی نبی کریمؐ کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتے ہیں"

لاہور ۲۰ مئی۔ لاہور ہائی کورٹ کو سوموار کے دن بتایا گیا کہ احمدی افراد حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت پر یقین رکھتے ہیں اور انکا اعتقاد (حضرت) مرزا غلام احمد کے بارے میں یہ ہے کہ وہ مسیح موعود، اور مہدی اور ظلی نبی ہیں۔

یہ وضاحت مسٹر مجیب الرحمان ایڈووکیٹ نے کی جو ایک احمدی لیڈر مرزا خورشید کے وکیل ہیں۔ مرزا خورشید احمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے اس حکم کو چیلنج کیا ہے جس کے تحت مارچ ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(حضرت) مرزا غلام احمد کی کئی کتب میں سے اقتباسات پیش کرنے کے بعد فاضل وکیل نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی خیال کرتے تھے، قرآن کریم کو آخری الہامی کتاب سمجھتے تھے اور کلمہ طیبہ کو اپنے ایمان کا جزو قرار دیتے تھے۔ فاضل وکیل نے کہا کہ حکومت پنجاب کے لاء افسران جن میں ایڈووکیٹ جنرل بھی شامل ہیں انہوں نے اس کورٹ کے روبرو سیاق و سباق کے حوالے کے بغیر ایسا مواد پیش کیا ہے۔ جس سے احمدیوں پر وہ الزامات لگائے گئے ہیں جو کبھی واقع ہی نہیں ہوئے۔

مسٹر مجیب الرحمان نے کہا کہ یہ جشن صد سالہ بیعت کے واقعہ کے ۱۰۰ سال پورے ہونے پر منایا جا رہا تھا۔ (حضرت) مرزا غلام احمد نے پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لی تھی۔ لیکن اس کے باوجود ایڈووکیٹ جنرل نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ان تقریبات کا مقصد احمدیت کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ یہ نکتہ نظر اس لئے غلط ہے کیونکہ احمدی افراد ۱۹۸۹ء (۱۸۸۹ء) سے (حضرت) مرزا غلام احمد کا یوم البیعت مناتے چلے آرہے ہیں۔ اور ان سے کبھی بھی کسی دوسرے فرقے کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچی۔

فاضل وکیل نے آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۲ کا حوالہ دیتے ہوئے فاضل ایڈووکیٹ جنرل کے اس مؤقف کو جھٹلایا کہ آئین کے تحت احمدی افراد اپنے بچوں تک کو اپنے دین کی تعلیم نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو اس سے احمدی برادری کے ان آئینی حقوق کی تلفی ہو گی جو کہ آئین میں انکو دیئے گئے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ ان کے آئینی حقوق کی تلفی ہو گی بلکہ یہ امر قرآن مجید کے اس حکم کی بھی خلاف ورزی ہو گی جس میں کہا گیا ہے کہ مذہب کے امور میں کوئی جبر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو مسلم کہلوانے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن ان باتوں کے علاوہ ان پر اور کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے بار بار فاضل وکیل کو یاد دہانی کروائی کہ وہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں مئی ۱۹۵۶ء میں قائم ہوا۔ اور اب تک ایک بھاری تعداد خواتین اور بچیوں کی دستکاری کا ڈپلومہ اس سکول سے حاصل کر چکی ہے۔ حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے لجنہ اماء اللہ کو ۱۹۳۶ء میں دستکاری کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اس کام کی ابتدا کے لئے آپ نے اپنی طرف سے ۵۰۰ روپے کا عطیہ لجنہ اماء اللہ کو عطا فرمایا تھا چنانچہ ۱۹۳۶ء میں قادیان میں دستکاری کا کام شروع کیا گیا اس کی سب سے اہم غرض یہ تھی کہ وہ عورتیں جن کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں وہ محنت کر کے روزی کما سکیں۔ یہ کام ۱۹۴۰ء تک جاری رہا اور اس میں اہم اور نمایاں کام محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار کرم داد خان صاحب اور محترمہ بھابی زینب صاحبہ نابینا نے ادا کیا۔

ہجرت کے بعد ربوہ میں مرکزی لجنہ اماء اللہ نے پھر دستکاری کے کام کو رواج دینے کے سوال پر غور کیا۔ اس میں نمایاں حصہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مربی سوئٹزرلینڈ کا ہے۔ وہ ان دنوں سیکرٹری خدمت خلق کے عہدے پر فائز تھیں۔ انہوں نے شعبہ خدمت خلق کے زیر انتظام جلسہ سالانہ پر پہلی بار ۱۹۵۰ء میں خدمت خلق کا سٹال لگایا اور اس کے بعد بھی لگاتی رہیں۔ اس سے جو فنڈ جمع ہوا اس کا منافع دستکاری کے لئے پیش کیا۔ جب کچھ رقم ہو گئی تو بیگم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے مخیر احباب و خواتین سے بھی سکول کے اجراء کے لئے اعانت کی اپیل کی۔ جس پر چوہدری شاہ نواز صاحب نے ۲۵ روپے ماہوار دینے کا وعدہ کیا اور ایک اور صاحب نے بھی دس روپے ماہوار دینے کا وعدہ کیا۔ بیگم چوہدری غلام احمد صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر شاہ نواز لمیٹڈ نے دس روپے ماہوار دینے کا وعدہ کیا یہ اصحاب کچھ عرصہ تک باقاعدہ سکول کی مدد کرتے رہے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے)۔

۷ مارچ ۱۹۵۴ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ ایک سال کے لئے دستکاری کا شعبہ، شعبہ خدمت خلق کی زیر نگرانی رہے۔ اس کے لئے ایک باقاعدہ تنخواہ دار کارکن رکھنے کا فیصلہ کیا گیا جو بچیوں کو سلائی سکھلائے اور آرڈر پر کام کروائے۔ امۃ الوکیل صاحبہ ہمشیرہ امۃ الودود خان صاحبہ نے ابتدا میں اڑھائی ماہ کام کیا۔ پھر وقفہ وقفہ سے بعد کچھ اور عرصہ بھی کام کرتی رہیں۔

لیکن دستکاری سکول کا باقاعدہ افتتاح مئی ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ جس کے لئے سب سے پہلی استانی محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی کا تقرر کیا گیا۔ آپ نے ڈبل ڈپلومہ کیا ہوا ہے اور ٹریننگ بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ مئی ۱۹۵۶ء سے آپ نصرت انڈسٹریل سکول کی ہیڈ مسٹریس ہیں۔ بعد میں جلد ہی محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت چوہدری نعمت اللہ صاحب کا تقرر کیا گیا۔ آپ بھی ٹرینڈ ہیں اور ڈبل ڈپلومہ کیا ہوا ہے۔ ۱۹۶۳ء سے تیسری ٹیچر کا اضافہ کیا گیا۔ جو رشیدہ بنت احمد دین صاحب زرگر تھیں۔ جنہوں نے چند سال بعد شادی ہونے کی وجہ سے کام چھوڑ دیا۔ اور ان کی جگہ اہلیہ صاحبہ محمد ظریف صاحب کو رکھا گیا۔

سکول میں ابتدا ہی سے دینیات پڑھانے کا بھی انتظام ہے۔ قرآن مجید اور ابتدائی دینی تعلیم محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب مارچ ۱۹۵۷ء سے دے رہی ہیں۔ مئی ۱۹۵۶ء میں پہلی بار ۲۴ طالبات نے داخلہ لیا۔ سکول جاری ہونے پر ایک مشین خریدنے کے لئے حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۴۵۰ روپے کا عطیہ سکول کو دیا۔ اس سکول کی نگران محترمہ کلثوم باجوہ صاحبہ کو ہی مقرر کیا گیا۔ جو ۱۹۶۲ء تک اس عہدہ پر رہیں چنانچہ ان کی طرف سے ماہانہ رپورٹ سکول کی ترقی کی الفضل میں شائع ہوتی رہی۔

پہلی دفعہ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے ۲۶ جون ۱۹۵۶ء کو سکول کا معائنہ کیا گیا۔ یہ معائنہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور مسز شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت کی معیت میں کیا۔ سکول کی ترقی دیکھ کر اظہار خوشنودی فرمایا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

سکول میں علاوہ طالبات کو کام سکھانے کے، آرڈر پر کام لینا بھی شروع کیا گیا تاکہ سکول کی آمد بڑھے۔

۱۹۵۷ء کے اجتماع پر پہلی بار نصرت انڈسٹریل سکول کی طرف سے صنعتی نمائش لگائی گئی۔ جو باقاعدگی سے ہر سال لگائی جاتی ہے۔

سکول کی بلڈنگ کے لئے محترمہ کلثوم باجوہ صاحبہ نے دو ہزار روپے جمع کر کے دیئے جو سکول کی عمارت پر خرچ کئے گئے۔ محترمہ موصوفہ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۲ء تک دستکاری کی سیکرٹری رہیں۔

اجتماع ۱۹۵۶ء کے موقع پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے تحریک کی گئی کہ ہر ضلع کی لجنات مل کر کم از کم ایک مشین کی قیمت دیں یا خود مشین خرید کر سکول کو دیں۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی عطا فرمودہ مشین کے علاوہ مندرجہ ذیل نے مشینیں خرید کر دیں لجنہ کراچی لجنات ضلع لاہور۔ لجنات ضلع گجرات۔ اہلیہ شیخ محمد محسن صاحب لائل پور لجنہ راولپنڈی۔ سب نے ایک ایک مشین۔ طالبات کے چندہ سے خریدی گئیں دو مشینیں۔ لجنات ضلع سیالکوٹ لجنہ اماء اللہ نیروبی۔ ایک ایک مشین جلسہ پر نمائش اور دکان کی آمد سے دو مشینیں خریدی گئیں۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد۔ لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ۔ محترمہ امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ مظفر حسن صاحب ایک ایک مشین اس وقت سکول میں مشینوں کی تعداد ۲۹ ہے جن میں سے ۷ مشینیں سرکاری ایڈ میں ملیں۔ ۱۳ بطور عطیہ کے دو طالبات کے چندہ سے خریدی گئیں۔ پوری مشین کی قیمت کے علاوہ متعدد لجنات نے چندہ بھی مشینیں خریدنے کے لئے دیا۔ ان کے علاوہ کلثوم باجوہ صاحبہ نے سکول کو ایک پنکھا بطور عطیہ دیا۔ قانتہ اعظم صاحبہ بنت چوہدری اعظم علی صاحب سب جج نے سکول کو ایک شوکیس بنوا کر دیا۔ اس کے علاوہ بھی مختلف خواتین اور بچیوں نے سکول کی ہر لحاظ سے مالی مدد کی۔

سرکاری طور پر سکول ۱۹۵۸ء میں منظور ہوا۔ اور پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء سے طالبات نے ڈپلومہ کا امتحان دینا شروع کیا۔ پہلی دفعہ ۱۹۶۰ء میں ۹ طالبات نے امتحان دیا۔ جو سب کی سب کامیاب رہیں ۱۹۶۰ء سے اب تک کا نتیجہ یہ رہا۔ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۱ء میں سو فیصد۔ ۱۹۶۲ء میں ۸۵ فیصد ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۴ء، ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء میں سو فیصد ۱۹۶۷ء میں ۸۲ فیصد ۱۹۶۸ء میں ۹۱ فیصد۔ ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء میں سو فیصد۔

سکول میں طالبات کی تعداد بالعموم ۶۰، ۷۰ کے درمیان رہی۔ کل ۵۷۲ طالبات اس ادارہ سے فارغ ہو چکی ہیں۔

۱۹۶۱ء سے سکول میں نٹنگ سکھانے کا بھی انتظام ہے۔ ایک نٹنگ مشین خریدی گئی۔ دوسری نٹنگ مشین لجنہ اماء اللہ لندن نے بطور عطیہ بھجوائی اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا عطا فرمائے۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء میں شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا کہ سکول کے لئے ایک گیلری، ہال کے ایک طرف بنائی جائے جس کے خرچ کا اندازہ آٹھ ہزار روپے تھا۔ اس چندے کی لجنات کو تحریک کی گئی۔ بہت جلد بہنوں نے رقم پوری کر دی۔ گیلری اور سکول کا دفتر بنوا دیا گیا۔

۱۹۶۳ء میں تیسری ٹیچر رشیدہ احمد دین صاحبہ کا اضافہ کیا گیا۔ جنہوں نے طالبات کو پینٹنگ اور لیدر ورک بھی سکھانا شروع کیا۔ ۱۹۶۳ء میں تعطیلات میں بھی سکول کھلا رہا۔ تا کالج اور سکول میں پڑھنے والی طالبات تعطیلات میں دستکاری سیکھیں اور سکول کی بھی آمد ہو ۱۹۶۳ء سے اس سکول کو سرکاری طور پر ایڈ ملنا شروع ہوئی۔ جو کم و بیش ایک ہزار روپیہ سالانہ اب تک مل رہی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں -/۵۵۰۰ روپے کی خصوصی گرانٹ سکول کو ملی۔ جس سے سکول کے لئے مشینری اور فرنیچر خریدا گیا۔ محکمہ کی ہدایت کے مطابق ۱۹۶۸ء ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء میں بھی سکول کو ترقیاتی ایڈ دی گئی۔ آئندہ سال سکول میں کھانا پکانے اور خانہ داری کی ٹریننگ کا نصاب بھی شامل کیا جائے گا۔

اس سکول نے جماعت کی اہم ضرورت اور حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی ایک عظیم خواہش کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم

یہ کتاب ۱۹۷۰ء میں شائع کی گئی اس لئے یہ تحریر جو یہاں پیش کی گئی ہے ۱۹۷۰ء سے پہلے کی ہے۔

الفضل بچوں سے بھی پڑھوا کر سنیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں —— مرزا عبداللطیف سرائے عالمگیر

# صوبیدار (ریٹائرڈ) ملک اللہ دتہ صاحب

۱۴ رمئی ۱۹۹۱ء کی شام ہمارے مخلص احمدی دوست ملک اللہ دتہ صاحب وفات پاگئے۔ جو بلانی اور پھلروان کی مشترکہ جماعت احمدیہ کے صدر بھی تھے۔ اپنے گاؤں پھلروان میں اکیلے ہی احمدی تھے اور اس پورے علاقے میں ان کی ذات لائٹ ہاؤس کی مانند تھی۔ یعنی ان کے دم قدم سے یہاں احمدیت کا وسیع پیمانہ پر تعارف اور چرچا ہوا۔ وہ نہایت نڈر اور ایک بے باک احمدی تھے۔ ان کی شروع میں بہت مخالفت ہوئی لیکن وہ احمدیت پر مستقل مزاجی سے قائم رہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مخالفت کے سمندر میں وہ ایک پُرسکون جزیرہ کی حیثیت رکھتے تھے تو بے جا نہ ہوگا۔

پھلروان کا محل وقوع بیان کر دینا ضروری ہے کیونکہ اس نام کے کئی مواضع ہیں یہاں جس پھلروان کا ذکر کیا جا رہا ہے یہ سرائے عالمگیر کے علاقہ میں بلانی کے قریب ہے۔ جو تحصیل کھاریاں (ضلع گجرات) میں نہر اپر جہلم کے قریب واقع ہے۔ اور تلہٹی کا علاقہ کہلاتا ہے۔ اس پھلروان کی پہچان بھی موضع بلانی کی وجہ سے ہے۔ جہاں بہت سے رفقاءِ بانی جماعت پیدا ہوئے۔ یہی جگہ غلام نبی صاحب بلانوی کی جائے پیدائش بھی ہے جو ایڈیٹر الفضل تھے۔

ملک اللہ دتہ صاحب فوج میں رہے اور ۲۶ رسال تک نوکری کی۔ صوبیدار کے رینک پر ریٹائر ہوئے۔ فوج کی تربیت انہوں نے کے جی آر ملٹری سکول جہلم (سرائے عالمگیر) سے حاصل کی۔ اس کالج کا پورا پرانا نام کنگ جارج رائل انڈین ملٹری سکول تھا۔ اب یہ کیڈٹ کالج بن چکا ہے اور اس کا نام تبدیل کر کے ملٹری کالج جہلم رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ کالج درحقیقت آرمی کی ہی ایک یونٹ ہے اور چھوٹا سا کنٹونمنٹ ہی ہے۔ چونکہ راقم الحروف اسی کالج کا انسٹرکٹر ہے۔ اس لئے خاکسار کو بخوبی اندازہ ہے کہ انگریز کے زمانہ میں یہاں کیسا ماحول ہوتا ہوگا اور کتنی اعلیٰ تعلیم تھی۔ غرضیکہ ملک اللہ دتہ صاحب کو اس کالج کا ہونہار طالب علم ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور وہ اس کالج کی مناسبت سے اولڈ عالمگیرین کہلاتے تھے۔ اس کالج میں پڑھنے والے طلباء کو ہی عالمگیرین کہتے ہیں۔ ملٹری کالج کی ہسٹری میں صوبیدار اللہ دتہ صاحب کا باقاعدہ رول نمبر درج ہے اور مختلف پہلوؤں اور ڈیوٹیوں کی تفصیل پائی جاتی ہے۔ ضمناً یہ تذکرہ کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اور بھی کئی احمدی اس کالج کے سٹاف کی لسٹ پر رہے جس میں جماعت احمدیہ جہلم کے ایک سابق صدر عبدالمغنی صاحب کا نام سرفہرست ہے جو یہاں کوارٹر ماسٹر تھے۔ اسی طرح عبدالواحد صاحب بھی غالباً یہاں کوارٹر ماسٹر سٹور کے انچارج تھے۔

ملک اللہ دتہ صاحب یہاں چوتھی جماعت میں داخل ہوئے۔ ان کے والد صاحب چونکہ فوج میں تھے اس لئے انہیں داخلے کا مستحق سمجھا گیا۔ وہ زمانہ جب کہ علاقہ میں جہالت کا دَور دَورہ تھا۔ اس وقت بھی ملک صاحب کا گھرانہ تعلیم کی روشنی سے منور تھا۔ ملک صاحب نے یہاں فوجی تعلیم کے ساتھ ساتھ میٹرک پاس کیا۔ کالج کی تاریخ بتاتی ہے کہ انگریز کے دور میں یہ کالج فوج کے سپاہی تیار کرنے کا ذریعہ تھا کیونکہ جہلم کے ضلع سے ہی انگریزی فوج کو سپاہی ملتے تھے۔ اس وقت یہ کالج چونکہ فوج کا سکول تھا۔ اسی لئے اس کا ڈسپلن نہایت سخت اور روایتی جبر و تشدد پر مبنی تھا۔ سخت قسم کی سزائیں رائج تھیں اور خالصۃً رجمنٹیشن کا ماحول پایا جاتا تھا صوبیدار صاحب نے خاکسار سے اپنی زندگی کے بہت سے واقعات بیان کئے تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ انہوں نے اپنے زمانہ کی سخت ترین ڈسپلن کی فضا میں پرورش پائی۔ یہ سخت کوشی اور ڈسپلن ہی تھا کہ جب انہوں نے احمدیت کو اختیار کیا تو مخالفت کے طوفان کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

ملازمت کے بعد انہوں نے کاشتکاری کی طرف توجہ نہ دی جبکہ بارانی زمین موجود تھی۔ اپنے ایک چچازاد بھائی کے ہمراہ گجرات میں صابن فیکٹری قائم کی جو کافی عرصہ چلتی رہی۔ آج سے پانچ سال پہلے انہوں نے بعض وجوہات کی بناء پر کاروبار پھلروان کے قریب بلانی روڈ پر منتقل کر لیا لیکن یہ جگہ نسبتاً ویران تھی کاروبار جم نہ سکا۔ ایک سال بعد ہی کاروبار ختم ہو گیا۔ لیکن یہ بس سٹاپ صابن فیکٹری کی وجہ سے مشہور ہو گیا۔ اس کے قریب ہی پھلروان کا قصبہ ہے جس میں ایک سو گھرانے آباد ہیں اور ملک صاحب یہاں کی مشہور ملک اعوان برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہی جگہ آپ کی جائے پیدائش بھی ہے۔

صابن کے کارخانے کی ویرانی کے بعد انہوں نے گھر میں ہی کریانے کی دوکان کر لی جو نہایت کامیاب ہوئی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ احمدیت کی برکت سے ان کا کاروبار بڑھا ہے اور مخالفت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ انہوں نے سب سے خوشگوار سماجی تعلقات قائم رکھے۔ دُور دُور کے دیہات کے لوگ ان کا اب بھی عزت سے نام لیتے ہیں

۱۴ رمئی ۱۹۹۱ء کو احمدیت کا یہ جانباز ہارٹ اٹیک کا شکار ہوا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ۱۵ رمئی ۱۹۹۱ء بروز بدھ مقامی قبرستان میں ان کی نماز جنازہ اور تدفین ہوئی جس میں ان کی برادری کے لوگ بکثرت شامل ہوئے۔ سرائے عالمگیر اور کھاریاں کی بیت الحمد میں ان کی نماز جنازہ غائبانہ ادا کی گئی۔ آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ کے پسماندگان میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ایک ہمشیرہ صاحبہ ہے۔ آپ کے صاحبزادے کا نام عبدالقیوم ہے جو شادی شدہ ہے لیکن اس کی بیوی فوت ہو چکی ہے اور ایک بچہ ثاقب علی اور بچی صائمہ قیوم کی تربیت کا بوجھ جو ملک صاحب نے اٹھا رکھا تھا عبدالقیوم کے ناتواں کندھوں پر آن پڑا ہے۔

وفات سے سات روز قبل اپنے تمام چندہ جات ادا کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں اور پسماندگان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کو کوئی نعم البدل عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ہوتا ہے ان کے بعض بیانات واضح طور پر اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ انسانی خیالات کے بدلنے کو اہمیت نہیں دیتے ان کا خیال ہے کہ صدام کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ وہ اپنی طاقت کے مظاہرے کے لئے کبھی دوسروں کو اپنے اقتدار میں شامل نہیں کریں گے۔ ہمیں تو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ ہمارا خیال ہے کہ جس طرح صدر صدام نے سیکورٹی کونسل کی قرار دادوں کو منظور کیا ہے۔ اور اس کے بعد کے فیصلوں پر بھی عمل درآمد شروع کر دیا ہے وہ دراصل بدل گئے ہیں۔ اور یہ بدلنا عین ممکن ہے کہ ان کے لئے نہایت مفید ثابت ہو۔ ملک میں اصلاحات بھی رائج ہو جائیں اور ان کی طاقت بھی اسی طرح قائم رہے۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

اپنے آپ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی قانونی حدود تک محدود رکھیں۔ اور احمدی عقائد کے معاملات کے بارے میں بحث کرنے سے باز رہیں جن کے متعلق فیڈرل شریعت کورٹ نے پہلے ہی فیصلہ دے رکھا ہے۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ اس وقت یہ معاملہ زیر غور ہے کہ آیا اس جشن کے منائے جانے کے نتیجہ میں اشتعال پیدا ہو سکتا تھا یا نہیں۔ فاضل وکیل نے کہا کہ انکی مخالفت کے باوجود متنازعہ فیہ امور کو اٹھایا گیا۔ حالانکہ انکا مؤقف صرف یہ تھا کہ امن و امان کسی حالت میں بھی خطرے میں نہیں تھا۔ اور جو مواد عدالت کے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ معاملہ زیر بحث سے متعلق نہیں تھا۔ اور عدالت کو گمراہ کرنے کے لئے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے پیش کیا گیا تھا۔ یہ مذہبی تقریبات نہ تو احمدیت کی نشر و اشاعت کے لئے تھیں اور نہ ہی احمدیت کی تبلیغ کے لئے۔ اور اس وجہ سے کسی قسم کا اشتعال پیدا ہونے کی کوئی وجہ موجود نہیں تھی۔

صد سالہ جشن کو بند کرنے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر میں دی گئی وجوہات کا انہوں نے خاص طور پر نوٹس لیا انہوں نے کہا کہ اس حکم کو دینے کی اصولی وجوہات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس حکم میں یہ خطرہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عمارتوں پر چراغاں کرنے، نئے کپڑے پہننے، کھانے اور مٹھائیاں آپس میں تقسیم کرنے سے امن عامہ پر خراب اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۸۸۹ء سے لیکر اب تک ہماری جماعت ہر سال پرامن طریقہ سے اپنے جلسے منعقد کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان دلائل کے پیش نظر انتظامیہ کا یہ حکم بلاجواز تھا۔

(روزنامہ ڈان کراچی ۲۲۔ مئی ۱۹۹۱ء)

## تلاش گمشدہ

○ گولبازار سے نصیر آباد جاتے ہوئے کپڑوں کا ایک پلاسٹک کا تھیلا کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے وہ براہِ کرم ادارہ الفضل کو مطلع فرما دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:-** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل ۲۸۰۳۹/** میں محمد خان ولد محمد اسماعیل قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانده کلاں لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۲,۷۵,۰۰۰/ روپے (۲) نقد سرمایہ ۳,۰۰,۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۷۵,۰۰۰/ روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد خان مکان نمبر A-29 گلی نمبر ۱/۷ سانده کلاں لاہور P/5 لاہور جی پی او۔ گواہ شد نمبر ۱ سعید انجم A-29 البشیر سٹریٹ سانده کلاں لاہور گواہ شد نمبر ۲ وسیم احمد سانده کلاں لاہور P.C. 54000۔

**مسل ۲۸۰۴۰/** میں عروج احمد ولد چوہدری شریف احمد صاحب قوم جٹ بنگڑیال پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عروج احمد ولد چوہدری شریف احمد 33-THS 11 کمرشل سٹریٹ فیز IV ڈیفنس سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ - چوہدری شریف احمد وصیت نمبر ۱۶۰۷۸ -

**مسل ۲۸۰۴۱/** میں منظور احمد ولد شیخ طاہر احمد نصیر قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منظور احمد R-283 بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ - شیخ طاہر احمد نصیر والد موصی۔

**مسل ۲۸۰۴۲/** میں منصور احمد ولد شیخ طاہر احمد صاحب نصیر قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-283 بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد بلاک نمبر ۱۵ R-283 دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ شیخ طاہر احمد نصیر والد موصی۔

**مسل ۲۸۰۴۳/** میں نوید احمد خان ولد عبدالرشید کوثر قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر ۲۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) فلیٹ A-10 نجمہ سکوائر بلاک 13-D-1 گلشن اقبال مسقف ۹۰۰ مربع فٹ مالیتی ۲,۵۰,۰۰۰/ روپے (۲) پلاٹ ایک کنال سکیم لاہور مالیتی ۶۰,۰۰۰/ روپے (۳) سرمایہ ٹیکنیکل کالج مالیتی ۱,۰۰,۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نوید احمد خان ساکن 10-A نجمہ سکوائر بلاک نمبر 3-D-1 گلشن اقبال کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ محمود احمد وصیت نمبر ۲۳۷۸۸ -

**مسل ۲۸۰۴۴/** میں ناصر محمود ظفر ولد محمد ابراہیم شمس پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر محمود ظفر ۱۵/۲۴ دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد ابراہیم شمس والد موصی وصیت نمبر ۱۴۵۹۹ -

**مسل ۲۸۰۴۵/** میں محمد کریم ولد چوہدری محمد شریف قوم گھمن پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-1890 بلاک نمبر ۱۴ دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد کریم R-1890/14 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمد شریف والد موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


## ماہوار فیس میں زبردست خصوصی رعایت

۱۰ جولائی ۱۹۹۱ء تک الیکٹریشن ۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ کورسز مدّت ۶ ماہ میں داخل ہونے والوں کو -/۵۰ روپے ماہوار فیس میں رعایت دی جائے گی ۔ داخلہ کیلئے کم ازکم تعلیمی معیار مڈل پاس ہے ۔ امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے ۔ میٹرک میں فیل ہونے والوں یا جنہیں کالجوں میں داخلہ نہیں ملا ہے انہیں بیکار رہنے کی بجائے اس خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے اور ملک کی ترقی کیلئے ہنر سیکھنا چاہیئے ۔

**الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ)** فون ۵۹۲



خدمت میں پیش پیش

## حسان فوم سنٹر

(ربوہ میں واحد با اختیار ڈیلر) ریلوے روڈ ۔ ربوہ
ڈائمنڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ

اب ہمارے ہاں اولمپیا کارپٹس کی تمام ورائٹی آرڈر پر دستیاب ہے ۔ ۳۰ جون تک فٹنگ سروس فری ۔
نیز پرانے صوفوں کی دیدہ زیب اور پائیدار پوشش کی سہولت بھی موجود ہے ۔



## TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN. FOR DETAILS & BOOKING

CONTACT : MR. LATIF-UR-REHMAN BY 10th JULY 91.

**ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED**

6, 7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD, CANTT STATION KARACHI 75530

PHONES : 515161- 515209- 521377- 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329



## ضرورت سٹاف

ہماری کمپنی واقع لاہور کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے ۔ درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر صاحبان یا امیر جماعت صاحبان کی تصدیق سے بھجوائیں ۔

تنخواہ : قابلیّت اور تجربہ کے مطابق دی جائے گی ۔

| | | تعداد |
|---|---|---|
| ۱ ۔ | چوکیدار / گن مین | ۲ |
| ۲ ۔ | سٹور کیپر | ۱ |
| ۳ ۔ | سپروائزر | ۱ |
| ۴ ۔ | اکاؤنٹنٹ | ۱ |

**ایسٹ ویسٹ انٹرپرائزز لمیٹڈ** لکس

پرموٹرز آف ہل ویو ہوٹل (اینڈ آرکیڈ)
۵ ۔ ڈیوس روڈ ۔ لاہور


## ملکی خبریں

○ لاہور کے علاقے اسلام پورہ (کرشن نگر) میں ایک ہی گھرانے کے تیرہ افراد کے سفاکانہ قتل پر سارا لاہور سراپا احتجاج بن گیا شہر بھر میں ہڑتال ہوئی اور مظاہرے کئے گئے ۔ تمام مارکیٹیں بند رہیں ۔ سینکڑوں افراد نے ماتم کیا ۔ چھتوں پر چڑھ کر عورتوں نے بین کئے ۔ پولیس کی دو گاڑیاں جلادی گئیں ۔ مشتعل افراد نے پولیس پر پتھراؤ کیا ۔

○ وزیراعظم نے اسلام پورہ میں اس جگہ کا دورہ کیا جہاں تیرہ افراد کو ہلاک کیا گیا ۔ وزیراعظم نے ڈی آئی جی اور ایس ایس پی کو فوری طور پر تبدیل کر دیا ہے ۔ اور اسلام پورہ کے ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کو معطل کر دیا ہے ۔ اور حکم دیا ہے کہ ۷۲ گھنٹوں کے اندر اندر سانحہ کے مجرموں کو گرفتار کیا جائے ۔

○ اسلام آباد کے جمعہ بازار میں بم کا دھماکہ ہوا ۔ ایک شخص زخمی ہو گیا ۔

## بقیہ : صا سے آگے

فائدہ نہیں ہوسکتا ۔ انہوں نے قادیان کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہاں جو نور آج بھی نظر آتا ہے وہ ربوہ والوں کے لئے بھی مشعل راہ ہے ۔ جب تک ہم اس نور سے بھرپور حصہ نہ لیں گے اس وقت تک ہمارا ہر گھر روشنی کا مینار نہیں بنے گا ۔ مولانا نے نہایت مؤثر انداز میں ربوہ کے تاجران کو اور عام احباب کو تلقین فرمائی کہ نمازوں کے التزام کا بہترین نمونہ پیش کریں ۔

## غیر ملکی خبریں

○ یوگوسلاویہ اور علیحدگی کا اعلان کرنے والی اس کی جمہوریہ سلووینیا اور کروشیا میں آزادی پسندوں کا مرکزی فوج سے تصادم ہو گیا ۔ جس کے نتیجہ میں فوج کے ۶ ہیلی کاپٹر ، ۱۵ ٹینک تباہ ہو گئے ۔ اور ۱۰۰ افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے ۔ سلووینیا کی حکومت نے فوج کشی کے خلاف بین الاقوامی امداد کی اپیل کی ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے بھارتی ائیرلائن کے اعلیٰ افسر کو اغوا کرلیا ۔ بھارتی فوج اسرائیلی سیاحوں کے اغوا کے بعد گھر گھر تلاشی لے رہی ہے ۔

○ الجزائر میں فوج اور اسلامی نظام کے حامیوں کے درمیان جھڑپوں میں ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے ۔ تازہ جھڑپیں سرکاری عمارات سے اسلامی نشانات اور شعارات ہٹانے پر ہوئیں ۔ ۵۰ افراد زخمی ہو گئے ۔

○ مجاہدین افغانستان نے کابل فوج کے خان آباد پر قبضہ کی غرض سے ایک بہت بڑے حملے کو پسپا کر دیا ۔ سینکڑوں فوجی ہلاک ہو گئے ۔ مجاہدین نے سکڈ میزائل پھینکنے والا ایک لانچر بھی تباہ کر دیا ۔


انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج

**کریم میڈیکل ہال**

گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴



## کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

**الکریم جیولرز**

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

فون ۶۸۵۵۱۱

پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز